قیمت ششماہی اندرون ہند عہ ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۲	مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۹ مارچ بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔ سیدہ اُم طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت ابھی بحال نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت۔ اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر اُمور عامہ کی شہادتیں صفائی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں ۲۸۔ مارچ گورداسپور میں ہوئی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرو

"جب بچہ روتا دھوتا ہے۔ اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان خدا تعالےٰ کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ گرتا ہے۔ اور اپنے حالات پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔ یہ خیال غلط اور باطل ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔ اگر وہ حقیقی ایمان پیدا کرتے۔ تو یہ کبھی نہ کہتے۔ جب کبھی کوئی خدا تعالےٰ کے حضور آیا ہے۔ اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ جو کسی نے کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد ؛ اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالےٰ تو چاہتا ہے۔ کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ صرف اتنی شرط ہے۔ کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی پیدا کرو۔ خدا تعالےٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو۔ تو خدا تعالےٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائید کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالےٰ سے ہو گا" (الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں شاندار ڈنر

مسلم سکھ ہندو معززین پنجاب اور اعلیٰ حکام کی شرکت

لاہور ۲۸ مارچ - آج نیڈو ہوٹل میں حکومت پنجاب کے وزراء، ریونیو ممبر، کونسل اور اسمبلی کے پنجابی ممبروں اور پنجاب کے دیگر معززین کی طرف سے جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے اعزاز میں نہایت شاندار ڈنر دیا گیا - ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب بھی اس تقریب میں موجود تھے - تقریباً اڑھائی سو معزز اصحاب موجود تھے - ۸½ سے ۱۱ بجے تک پر لطف صحبت رہی سر جوگندر سنگھ صاحب - ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ - سر فیروز خان صاحب نون - چودھری چھوٹو رام صاحب چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ - لالہ جگن ناتھ صاحب اگروال پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن ہائی کورٹ نے چودھری صاحب کی پبلک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین ادا کیا - جن کے جواب میں چودھری صاحب نے بھی تقریر کی - اور شکریہ ادا کیا -

اس تقریب میں جو تقریریں کی گئی ہیں - وہ کسی قدر تفصیل سے آئندہ پرچہ میں درج کی جائیں گی :

"الفضل" پنجاب کونسل میں

لاہور ۲۸ مارچ - پنجاب کونسل لاہور میں چودھری افضل حق کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر بائڈ ممبر خزانہ نے کہا - حکومت کی توجہ اس مضمون کی طرف منعطف کرائی گئی ہے - جو اخبار الفضل مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء میں اس چٹھی کے متعلق شائع ہوا جس کے متعلق بیان کیا گیا ہے - کہ نائب وزیر ہند نے مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم - اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کو تحریر کی تھی - یہ چٹھی لکھنے سے پیشتر حکومت پنجاب سے مشورہ نہیں کیا گیا - اور نہ ہی اس چٹھی کی نقل حکومت پنجاب کو موصول ہوئی ہے - اس لئے چٹھی مذکور کی نقل کونسل کی میز پر رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

ایک سوال پر ممبر خزانہ نے بیان کیا - کہ حکومت کی توجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱ اور ۲ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے - آپ نے یہ تسلیم کیا - کہ یہ امر واقعہ ہے - کہ حکومت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ قادیان کو تسلی آمیز خطوط لکھے ہیں - مگر ان خطوط کو میز پر رکھنا مفاد عامہ کے خلاف ہے - آپ نے اس بات کی تردید کی - کہ وزیر ہند نے حکومت پنجاب سے دریافت کیا تھا - کہ جماعت احمدیہ کے متعلق اس کا رویہ کیا ہے - تاہم حکومت پنجاب نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے رویہ کی نسبت وزیر ہند کو لکھا ہے - لیکن الفاظ وہ نہیں - جو اخبار الفضل میں لکھے گئے ہیں - مگر ان کا مفہوم وہی ہے جو الفضل کے الفاظ کا ہے - مسٹر بائڈ نے اس بات کی بھی پرزور تردید کی - کہ حکومت پنجاب اور وزیر ہند کے درمیان احمدیوں اور احراریوں کی کشمکش کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے -

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے -

نمبر	نام و مقام	نمبر	نام و مقام
۱	ستارہ بیگم صاحبہ ضلع ہوشیارپور	۱۰	عطاء محمد صاحب ریاست بہاولپور
۲	حشمت بی بی صاحبہ " انبالہ	۱۱	شاہ محمد " " "
۳	اکبری بی بی " " "	۱۲	ناظر خاں " " "
۴	غلام محمد صاحب " ہوشیارپور	۱۳	محمد فاضل " " "
۵	عبد الحکیم صاحب " گجرات	۱۴	بہادر خاں " " "
۶	سائرہ بیگم صاحبہ " "	۱۵	غلام قاسم " " "
۷	بشیر بیگم " " "	۱۶	ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ
۸	غلام مصطفےٰ صاحب ریاست بہاولپور	۱۷	عزیز بٹ صاحب ریاست کشمیر
۹	سردار بی بی صاحبہ " "	۱۸	جلال احمد " برما

۱۹ - فضل الرحمٰن صاحب ضلع پشاور

جماعت احمدیہ سرینگر کی ضروری قرار دادیں

جماعت احمدیہ سرینگر کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۹ مارچ زیر صدارت مسٹر غلام نبی صاحب گلکار منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں

۱ - جماعت احمدیہ کشمیر کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت سے مستدعی ہے - کہ مولوی یوسف شاہ صاحب کی وعظ خوانی جامع مسجد سرینگر میں بند کی جائے - کیونکہ واعظ مذکور جماعت احمدیہ کے خلاف بالعموم اپنے وعظوں میں منافرت انگیز تقاریر کرتا رہتا ہے - حالانکہ مسجد مسلمانان کشمیر کے تمام فرقوں کی مشترکہ ہے - اور پچیس ہزار احمدیوں نے اس کی تعمیر کے سلسلہ میں چندہ دیا ہوا ہے - پس کسی واعظ کو یہ حق نہیں پہونچتا - کہ وہ اس مسجد میں کسی ایک اسلامی فرقہ کے خلاف منافرت پھیلائے -

۲ - احمدیان کشمیر کا یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے - کہ مسجد جامع کے انتظام میں احمدیوں کو بھی دخل دینے کا حق ملنا چاہیئے -

۳ - قرار پایا - کہ یہ قرار دادیں گورنر صاحب صوبہ کشمیر، پرائم منسٹر صاحب بہادر - ریونیو منسٹر صاحب اور پریس کو بھیجی جائیں :

(خاکسار خواجہ صدر الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ سری نگر)

نارووال میں ایک احراری کی بدزبانی

ایک احراری غلام محمد شوخ بٹالوی چند دنوں سے یہاں آیا ہوا ہے - ۲۵ مارچ اس نے ایک تقریر میں حد درجہ کی بدکلامی کی - مثلاً کہا - میں نے مرزا صاحب کے الہامات کو توڑ پھوڑ کر رکھدیا ہے - ایک دفعہ آندھی آئی - تو میں نے سو دفعہ مرزا صاحب پر لعنت بھیجی جس کے نتیجہ میں آندھی رک گئی - غرض اسی طرح کی دلآزار تقریر کرتا رہا - اس فتنہ انگیز نے احمدیوں کے گھروں میں لوگوں سے پتھر گروائے گالیاں دلائیں - اور اس قدر شدید مخالفت کی جا رہی ہے - کہ احمدی جدھر جاتے ہیں - گالیاں دینے والے پیچھے لگے رہتے ہیں - لوگوں نے بائیکاٹ کر رکھا ہے - ہسپتال کی دوائی تک کو احمدی عورتوں کا علاج کرنے سے روکتے ہیں - اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم ان تمام مشکلات میں ایمانی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
246
نمبر ۱۲۷ قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

مسلمانانِ کراچی کو اشتعال دِلانے والے لیڈروں کی ہولناک مجرمیّت

کراچی کے ہولناک حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے جہاں ہم نے مقتولین اور مجروحین کے متعلق اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ وہاں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ

"بے چارے عوام کو گمراہ کر کے اس قسم کی مصیبت میں پھنسانے کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ جو سرزمین ہند میں رونما ہوا۔ بلکہ اس قسم کے حادثات پہلے بھی کئی مقامات پر ہو چکے ہیں۔ اور جب تک وہ لوگ موجود ہیں۔ جو عوام کو اشتعال دلا کر مصیبت میں ڈالنا اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک ایسے حادثات کے بند ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ مسلمانوں کے راہ نما کہلانے والے ہی ان کے مصائب کا باعث ہیں"

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ثابت شدہ حقیقت جس کے اظہار کے لئے کراچی کے اس ماتم کدہ نے ہمیں مجبور کیا۔ جہاں بیسیوں مسلمان مقتول۔ اور مجروح ہوئے۔ اور جہاں سینکڑوں بیوائیں اور یتیم بچے تڑپ اور بلک رہے ہیں۔ لیکن یہ بات اخبار "احسان" کو ناگوار گزری اور گزرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ خود اس نے بھی مسلمانانِ کراچی کے جذبات کو بھڑکانے۔ اور ان کو مشتعل کرنے میں بہت کچھ حصہ لیا تھا۔ اس نے آئندہ رونما ہونے والے نتائج۔ اور خطرات سے بالکل بے پرواہ ہو کر اس بنا پر عبدالقیوم کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ کہ اس نے ایک ہندو کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کی وجہ سے قتل کیا۔ پھر اس قسم کے فعل کو ہر مسلمان کا فرض قرار دیا۔ حالانکہ نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ نہ عقل اسے روا رکھتی ہے۔ اور نہ قانون اسے جائز قرار دیتا ہے۔ اسلام کسی مجرم کو سزا دینے کا اختیار کسی فرد واحد کے سپرد نہیں کرتا۔ بلکہ یہ حکومت کا فرض قرار دیتا ہے۔ اور عقل یہ کہتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والوں میں سے کسی ملزم کو قتل کر دینے سے نہ تو یہ شرارت دُور ہو سکتی ہے۔ اور نہ ایسے لوگوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور مروجہ قانون کا جو کچھ منشا ہے۔ وہ تو واضح ہی ہے۔

انہی وجوہات کی بنا پر اس وقت جبکہ نہ صرف ایک ہندو کو قتل کرنے والے کی اپنی جان بھی گئی یعنی اسے پھانسی مل گئی۔ بلکہ اسی سلسلہ میں ۴۷ مسلمان قتل۔ اور ایک سَو سے زیادہ سخت مجروح ہوئے۔ گویا ایک ہندو کی جان لینے پر اس سے کئی گنا زیادہ مسلمانوں کو جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اور ہم نے ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ جو اس تمام مصیبت۔ اور تباہی کے بانی۔ اور اسے وسعت دینے والے تھے۔ تو "احسان" نے یہ بالکل غلط الزام ہم پر لگا دیا۔ کہ ہم نے "مسلمانانِ کراچی کے قتل عام پر مسرت کے شادیانے" بجائے ہیں۔

یہ بالکل صریح۔ اور جھوٹا الزام ہے ہمارے مضمون میں سے کوئی ایک لفظ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ مسلمانانِ کراچی پر مصیبت کا جو پہاڑ ٹوٹا۔ اس کے متعلق ہم نے کسی رنگ میں مسرت کا اظہار کیا۔ ہم نے تو اسے "نہایت ہی المناک حادثہ" لکھا۔ اور اپنا دردِ دل ان الفاظ میں ظاہر کیا۔ کہ

"اس میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہے"۔ عقل و سمجھ سے حصہ رکھنے والا کوئی شخص اسے خوشی کے شادیانے نہیں کہہ سکتا۔

لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ مسلمانانِ کراچی کو اتنی بڑی مصیبت میں مبتلا کرنے کا موجب وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے ان کے سامنے عبدالقیوم کے فعل کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا۔

"بدقسمتی۔ یا خوش قسمتی سے ایک نتھو رام اٹھتا ہے۔ اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ کی توہین کرتا ہے اسی سلسلہ میں ایک **پروانۂ رسول** اٹھتا ہے۔ اور اس کو قتل کر دیتا ہے"۔

جنہوں نے اس سلسلہ میں جلسے کرا کے ان الفاظ میں مسلمانوں کے سامنے ریزولیوشن رکھا اور اسے پاس کرایا۔ کہ "ہم نہ صرف مالی۔ بلکہ جانی قربانیاں پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں"۔ جنہوں نے سچے مسلمان کی یہ علامت بتائی کہ "جو شخص سچا مسلمان ہے۔ اس کی دلی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیغمبر کے ناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کر دے"۔ (زمیندار ۸۔ فروری)

یہ وہ چند فقرات ہیں ان طول طویل تقریروں میں سے جو مولوی ظفر علی وغیرہ نے مسلمانانِ کراچی کے جلسوں میں کیں جن میں ایک طرف تو عبدالقیوم کو ایک بدزبان اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے ہندو کو قتل کرنے کی وجہ سے پروانۂ رسول کہا گیا۔ اور دُوسری طرف مسلمانوں کو جانیں قربان کرنے کی تحریک کی گئی۔ مگر اب جبکہ بہت سے مسلمانوں کی جانیں ضائع ہو چکیں۔ اور بہت سے خاندان تباہ ہو چکے ہیں اخبار "احسان" نہایت سادگی کے ساتھ ہم سے دریافت کرتا ہے۔ کہ "مسلمانوں نے مسلمانوں کو کس قسم کا اشتعال دلایا" "اشتعال میں آنے۔ اور اشتعال میں لائے جانے کی بات کونسی تھی"۔ "اشتعال دلانے کی وہ کونسی صورت تھی"۔

اگرچہ ہمارے نزدیک یہ بات بھی نہایت افسوسناک ہے کہ بے چارے سادہ لوح مسلمانوں کو نہایت ہی گمراہ کُن طرز سے۔ اور اسلام کے بالکل خلاف باتیں پیش کر کے جانیں دینے کے لئے اشتعال دلایا گیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابل مذمت امر یہ ہے۔ کہ جو لوگ جلسوں میں کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے یہ کہتے رہے۔ کہ "ہم جانی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اس وقت سامنے نہ آیا۔ جس وقت کے لئے عوام کو تیار کیا جا رہا تھا۔ اور مصیبت کا سارا پہاڑ انہی بیچاروں پر ٹوٹا۔ جنہوں نے اپنی سادگی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ انہیں جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہی درست ہے۔ اور کہنے والے خود پیش پیش ہوں گے۔ اگر وہ لیڈر جنہوں نے مسلمانانِ کراچی کے سامنے نہ صرف مالی۔ بلکہ جانی قربانی دینے کے اعلان کئے۔ سنجیدگی کے ساتھ یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں۔ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اور سچا مسلمان وہی ہو سکتا ہے۔ جو اس پر عمل کرے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ خود تو گھروں میں چھپے رہے۔ اور عوام کو آگ میں دھکیل دیا۔ انہیں تو چاہیئے تھا۔ کہ سب سے آگے ہوتے۔ اور وہ گولیاں جو عوام کے سینوں کو چھلنی کرتی ہوئی پار ہو گئیں۔ انہیں اپنے سینوں پر لیتے۔

لیکن کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ کراچی کے اس ہولناک حادثہ میں جہاں بیسیوں مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بننا پڑا۔ جلسوں میں بڑھ بڑھکر باتیں بنانے والوں میں سے کسی ایک کو خراش تک بھی آئی ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ہم نے جو کچھ لکھا۔ اور جو یہ ہے کہ لیڈر کہلانے والے مسلمانوں نے مسلمانوں کو گمراہ کر کے تباہ و برباد کیا۔ یہ کونسا جرم ہے۔ اور اسے کیونکر مسلمانان کراچی کے قتل عام پر مسرت کے شادیانے" قرار دیا جا سکتا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ عوام کو تباہ و برباد کر کے تماشا دیکھنے کا مرض ان لیڈروں میں بڑی شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے جنہوں نے لیڈری کو اپنا روزگار بنا رکھا ہے۔ اور جن کے ذاتی اخراجات کا بار عوام کی جیبوں پر ہے۔ اور جو اب احرار کی نئی شکل میں رونما ہوئے ہیں۔ یہ بدبخت جدھر کا بھی رخ کرتے ہیں۔ ادھر ہی مسلمانوں پر مصائب اور آفات کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں۔ کاش ان کے دلوں میں رحم کا کچھ مادہ ہو۔ اور وہ محسوس کریں۔ کہ ذاتی اغراض کے لئے مسلمانوں کو تباہ کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔

ہم ایک بار پھر کراچی کے ان تباہ حال اور مصیبت زدہ مسلمانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو اس حادثہ کی لپیٹ میں آ گئے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہ صرف موجودہ المناک مصیبت میں ان کے زخمی قلوب پہ اپنے فضل کا پھاہا رکھے۔ بلکہ آئندہ بھی اس قسم کے حادثات سے بچائے ؛

دعائے مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار "احسان" ۲۰ مارچ میں ایک مباحثہ کی روئداد شائع کرتے ہوئے جو شیعوں اور احمدیوں کے درمیان ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اس دعائے مباہلہ کا ذکر کیا گیا ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق آپ نے شائع فرمائی۔ اور جس کے متعلق مولوی صاحب نے انکار کر دیا تھا۔ اس کے متعلق ایک غیر مسلم کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ:۔ مولوی ثناء اللہ کا دعا کے متعلق انکار اول تو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر ثابت بھی ہو جائے۔ تب بھی زیادہ سے زیادہ مباہلہ کے خلاف ہوگا۔ نہ کہ بددعا کے خلاف" ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریرات درج ذیل کر کے دریافت کرتے ہیں کہ آیا اس سے انکار ثابت ہے یا نہیں لکھتے ہیں

"تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے دعا کے متعلق انکار کیا۔ اور اسکے بالمقابل یہ معیار پیش کیا کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) اس کے رو سے دیکھ لیا جائے کہ کون سچا ثابت ہوا؟

گورداسپور میں صدر احرار کی اشتعال انگیز تقریر

نمرود کون ہے؟

گورداسپور شہادت دینے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لے جانے پر حضور کی طرف خلق خدا کا بڑے زور سے رجوع دیکھکر احراری لیڈروں کے سینوں پر سانپ لوٹ گیا۔ اور ۲۵ مارچ کو انہوں نے جلسہ کر کے اس میں بدزبانی اور بدگوئی کا خوب مظاہرہ کیا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھانوی صدر مجلس احرار نے گورداسپور میں جماعت احمدیہ کے عظیم الشان ہجوم کے مقابلہ میں اپنی قلت کا رونا روتے ہوئے کہا:۔ "اگر ہم کو اپنے وعدہ کا پاس نہ ہوتا۔ تو جن قادیانیوں کو لاٹھیوں، تلواروں اور دیگر قسم کے اسلحہ سے گورداسپور میں دیکھ رہے ہیں۔ نہ ہوتے۔ ہم فوراً دو لاکھ آدمی گورداسپور میں اکٹھا کر دیتے" گویا احراری فوراً گورداسپور میں دو لاکھ آدمی جمع کر لیتے۔ اور احمدیوں کو گورداسپور میں داخل ہی نہ ہونے دیتے۔ یا پھر ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیتے مگر انہوں نے اپنے وعدہ کا پاس کیا۔ سوال یہ ہے۔ کہ یہ وعدہ انہوں نے کس سے کیا۔ اور کیوں کیا۔ کیا عصمت بی بی از بیچارگی والا معاملہ تو نہیں ہے؟

ایک طرف تو صدر احرار کا اپنی طاقت اور اپنے لاؤ لشکر کے متعلق یہ دعوےٰ کہ اگر وعدہ کا پاس نہ ہوتا۔ تو کوئی احمدی گورداسپور میں قدم نہ رکھ سکتا۔ اور اگر قدم رکھتا تو زندہ بچ کر نہ جا سکتا۔ مگر دوسری طرف ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی کمزوری کا اظہار نہایت عجیب بات ہے۔ چنانچہ کہا "اگر نمرود کو مچھر سے مروایا جا سکتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ کمزور انسانوں سے ایک طاقتور کو مغلوب نہیں کرا سکتا۔ خدا تعالےٰ نے ہم جیسے کمزور انسانوں کو وہاں بھیجا ہے۔ تاکہ کمزور کے ہاتھوں سے فرعونی تخت الٹا دیا جائے۔

کیا کوئی احراری بتا سکتا ہے۔ کہ اس طاقت و قوت اور کمزوری و ناتوانی کا کیا جوڑ۔ اگر احراریوں کی آواز پر فوراً دو لاکھ آدمی صرف گورداسپور میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر احراری چاہتے۔ تو بقول صدر احرار وہاں کسی احمدی کا نام و نشان بھی نہ رہنے دیتے۔ تو پھر احراری کمزور کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس موقع پر چونکہ اپنے طاقتور ہونے کا اعتراف کرنے کی وجہ سے مولوی حبیب الرحمٰن اور ان کے ساتھیوں کو خود نمرود بننا پڑتا ہے۔ اس لئے کمزور بن بیٹھے مگر ایک طرف نہ صرف آٹھ کروڑ مسلمانان ہند بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوےٰ اور دوسری طرف ایک قلیل التعداد جماعت کے مقابلہ میں اپنے کمزور ہونے کا اعلان۔ اس میں مطابقت ہی کیا ہے اور کون تسلیم کر سکتا۔ کہ مجلس احرار کا صدر جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانوں کی جسمانی اور مادی کمزوری کا اعتراف کر رہا ہے۔ اور جب یہ بات نہیں۔ تو پھر یقیناً نمرود وہی ہے۔ جسے اپنی مادی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ جسے اپنے لاؤ لشکر پر غرور ہے۔ جو تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنا معاون و مددگار سمجھتا ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو پل بھر میں فنا کر سکتا ہے۔ اور ہر احراری لیڈر اس بات کا مدعی ہے۔

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کمزور اور قلیل ہے اور اسے اپنی جسمانی اور ظاہری کمزوری و قلت کا اعتراف ہے۔ پھر خدا تعالےٰ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام ابراہیم بھی رکھا ہے۔ پس نمرود وہی ہیں۔ جو اس زمانہ کے ابراہیم کے خلاف کھڑے ہیں۔ اور جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم دنیا سے احمدیت کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ پس انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب زمانہ ماضی میں نمرود کو مچھر سے مروایا جا سکتا ہے۔ تو موجودہ زمانہ کے ابراہیمؑ کی جماعت کے کمزور انسانوں سے بھی خدا تعالےٰ طاقتور دشمن کو مغلوب کر کے دکھلائے گا۔ فانتظروا انا منتظرون ؛

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنی تقریر میں سب سے بڑی بیہودگی جو کی۔ وہ یہ ہے۔ کہ کہا "مرزا محمود قتل کرا دے۔ تو پکڑا نہ جائے" یہ اتنی بڑی غلط بیانی ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ اسکے متعلق یا تو مولوی حبیب الرحمٰن سے مطالبہ کرے کہ وہ ثبوت بہم پہونچائے۔ ورنہ ایک مذہبی جماعت کے امام پر جو نہایت ہی ناپاک الزام لگایا گیا۔ اور جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو نہایت بیدردی کے ساتھ کچلا گیا ہے۔ اور سخت دل آزاری کی گئی ہے۔ اس کے متعلق مواخذہ کرے۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے تقریر میں دیدہ دانستہ اسی قسم کے دل آزار الفاظ جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کئے ہیں۔ جس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کی وجہ سے سید عطاء اللہ شاہ پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اور اس طرح حکومت کو چیلنج کیا ہے۔ کہ اس پہ مقدمہ چلائے۔ اب دیکھئے حکومت اس چیلنج کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتی ہے ؛

247

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک کشف کی تعبیر

"منصور" سے مراد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں

پانچ ہزار سپاہی ملنے والا کشف

آج کل غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف مندرجہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۶ کا خوب چرچا ہے۔ غیر مبایعین اور ان کے امیر اپنے تئیں اس کشف کا مصداق ثابت کرنے میں سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ چنانچہ چند دن ہوئے مجھے لاہور جانا پڑا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک ملاقات کے دوران میں میرے سامنے یہی کشف پیش کیا۔ میں نے واپس لائل پور آکر اپنی جماعت کے ایک عالم سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے اس کشف کی ایک نہایت لطیف تعبیر بتائی۔ اور قرآن مجید کی ایک آیت کو اس کشف کی تعبیر میں بطور تصدیق پیش کیا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس تعبیر کو اخبار الفضل کے ذریعہ احباب کرام تک پہنچا دیا جائے۔ تا ہمارے احباب اس کی صحیح تعبیر سے آگاہ ہو جائیں۔

اصل حوالہ

واقعہ یہ ہے کہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۶ کے حاشیہ پر ایک حدیث یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث حراث علیٰ مقدمتہ رجل یقال لہ منصور الخ درج کرنے اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک کشف تحریر فرماتے ہیں۔ جو معہ سیاق و سباق یوں ہے۔ کہ "روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص پیچھے نہر سے نکلے گا یعنی سمرقند اور بخارا اس کا اصل وطن ہوگا اور وہ حارث کے نام سے پکارا جائیگا۔ یعنی باعتبار آباؤ اجداد کے پیشہ کے افواہ عام میں یا اس گورنمنٹ کی نظر میں حارث یعنی ایک زمیندار کہلائے گا۔ پھر آگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کیوں حارث کہلائے گا اس وجہ سے کہ وہ حراث ہوگا۔ یعنی ممیز زمینداروں میں سے ہوگا۔ اور کھیتی کرنے والوں میں سے ایک معزز خاندان کا آدمی شمار کیا جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ اس کے لشکر یعنی جماعت کا سردار ایک توفیق یافتہ شخص ہوگا جس کو آسمان پر "منصور" کے نام سے پکارا جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس کے خادمانہ ارادوں کا جو اس کے دل میں ہونگے آپ ناصر ہوگا اس جگہ اگرچہ اس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت کوئی ظاہری جنگ و جدل مراد نہیں۔ بلکہ یہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اس حارث کو دی جائے گی۔ جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا۔ اور اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں۔ پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اسی وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا۔ اور کہا گیا کہ خوشحال ہے خوشحال ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے

مولوی محمد علی صاحب کی بیان کردہ تعبیر

جناب مولوی محمد علی صاحب اخبار پیغام صلح ۱۵ جنوری میں اس کشف کی مندرجہ ذیل تعبیر درج کرتے ہیں۔ اس کشف کی تعبیر اس قدر کھلی ہے کہ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ایک مکان میں دو شخص بیٹھے ہیں یہی سلسلہ ہے اور یہ دو شخص حضرت مسیح موعود کی دونو جماعتوں کے نمائندے ہیں۔ ایک وہ ہے۔ جو ایک لاکھ آدمی بھی دے سکتا ہے۔ مگر چپ ہے دوسرا وہ ہے جس کے پاس صرف پانچ ہزار آدمی ہیں اور وہ پانچ ہزار ہی دیدیتا ہے ایک کے زمین پر بیٹھنے اور دوسرے کے آسمان کی طرف ہونے میں اشارہ ہے کہ ایک زمینی انتظامات میں مصروف ہے۔ اور سیاسی جدوجہد میں لگ گیا ہے اور دوسرے کی نظر صرف اعلائے کلمۃ اللہ کی طرف ہے۔ اور سیاسیات سے کچھ غرض نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کشف کی تعبیر سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں اور کوئی نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے جو آج قادیان اور لاہور کی جماعتوں میں صفائی سے دکھائی دیتی ہے۔

پھر آگے چل کر اپنے کام کا تذکرہ کرنیکے بعد لکھتے ہیں اس نہایت ہی قلیل جماعت نے جو کام کر دکھایا ہے۔ اس میں خدا کی نصرت کا کھلا ہوا ہاتھ کام کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس لئے آسمان پر اس کا نام منصور ہوا۔

طوفان مخالفت کا ذکر

حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کشف کا تعلق موجودہ زمانہ سے ہی ہے۔ تو پھر اس کشف میں اس شورش کا ذکر ہے جو آج احمدیت کے خلاف برپا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو زمین والا آدمی قرار دینا ایک ظلم صریح ہے۔ جس کا مرتکب وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کر لے۔ جو ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آپ نے اعلام الہٰی کے ماتحت بڑے زور شور سے بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار میں بشیر اول کی وفات کے بعد اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا۔ جب تک بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونو کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔

پھر اسی اشتہار میں اسی بشیر ثانی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے، اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء"

اس دوسری قسم کی تکمیل رحمت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے دونوں شق ظہور میں آجائیں"

بشیر ثانی رحمت کی تکمیل کرنے والا ہے

یہ حوالجات وضاحت سے بتلا رہے ہیں۔ کہ بشیر ثانی کے لئے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ یہ امر مقدر تھا کہ وہ دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کرے۔ اور دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر وہ نبی اور رسول نہ ہو۔ تو کم از کم امام اور خلیفہ ضرور ہو۔ پھر فضل عمر کے نام میں صاف اشارہ ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کی طرح خلیفہ ثانی ہوگا۔ اور چونکہ وہ تکمیل رحمت کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت اور اقتداء کو ہدایت پانے اور راہ راست پر آنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کو لوگوں کے لئے بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ تا اس کے نقش قدم پر چل کر وہ نجات پائیں۔

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ سیدنا محمود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی سبز اشتہار والی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اسی طرح تریاق القلوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر اشتہار چھاپا۔

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف یہ بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی وہ محمود ہیں۔ جن کی سبز اشتہار میں فضل عمر، بشیر ثانی۔ اور مصلح موعود کے نام سے پیشگوئی کی گئی تھی۔ بلکہ اپنا ایک کشف بھی بیان فرما دیا ہے جسکی تعبیر سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ مسجد سے مراد جماعت ہے۔ اور اس کی دیوار پر محمود کا نام ہونا دلالت کرتا ہے۔ کہ آپ جماعت کے امام ہوں گے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے جو تعبیر منصور والے کشف کی بیان کی ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جماعت کا نمائندہ تو تسلیم کر لیا ہے، مگر نمائندہ زمین کی طرف والا تسلیم کیا ہے۔ نہ آسمان کی طرف والا۔ آسمان کی طرف والے نمائندہ آپ خود بن رہے ہیں۔ یہ سراسر تحکم اور ظلم صریح ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الہامات کی خود بیان کردہ تشریحات کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ اوپر کی تشریحات سے عیاں ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین کی نمائندگی تکمیل رحمت کا موجب ہوگی۔ اور اس کی اطاعت اور اقتداء صراط مستقیم پر قائم کرنے والی ہوگی۔ اور وہ نمونہ ہوگا۔ اور اس کو نمونہ قرار دینے والے نجات پائیں گے۔ پس جناب مولوی محمد علی صاحب کی تعبیر کی طرف تبھی کوئی شخص توجہ کر سکتا ہے، جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باقی الہامات اور کشوف اور ان کی خود بیان کردہ تشریحات سے بالکل آنکھیں بند کرلے۔

کشف کی صحیح تعبیر

اس کشف کی تعبیر جو میری سمجھ میں آئی ہے۔ یہ ہے کہ مکان سے مراد اسلام کی عمارت ہے۔ اور زمین کی طرف والے آدمی سے مراد عطاء اللہ صاحب بخاری ہیں۔ جو احرار کے لیڈر ہیں۔ اور جن کو آج کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل امیر شریعت قرار دیا جا رہا ہے۔ چونکہ عطاء اللہ صاحب بخاری کی پارٹی سراسر ایک پولٹیکل پارٹی ہے۔ جو جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے معزز عہدہ پر ممتاز ہونے کی وجہ سے حسد کی آگ میں جل بھن کر نئے رنگ میں نمودار ہوئی ہے۔ اور احمدیت پر پل پڑی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کشف میں دکھایا گیا ہے۔ کہ آپ اس زمینی آدمی سے یہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پارٹی میں سے ایک لاکھ آدمی آپ کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دیدے۔ گو وہ لاکھوں مسلمانوں کا لیڈر ہونے اور خود مسلمان ہونے کا مدعی ہے۔ مگر چونکہ وہ اور اس کی فوج حقیقت اسلام سے دور ہے۔ اور اس کام کی اہل نہیں۔ بلکہ اسلام کی دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے۔ اس لئے ان کا لیڈر جو محض اسمی و رسمی مسلمان ہونے کی وجہ سے عمارت اسلام میں زمین یعنی پستی کی طرف دکھایا گیا ہے۔ بالکل چپ ہے۔ اور ایک آدمی بھی حقیقی اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کرنے کو تیار نہیں۔ اس سے کوئی جواب نہ پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اوپر والے آدمی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو آسمان کی طرف ہے۔ اس دوسرے آدمی کا آسمان کی طرف دکھایا جانا اس امر پر دال ہے۔ کہ وہ آسمانی تائید یافتہ ہے۔ اور اسلام کو اس کی اعلیٰ اور بلند شان کے ساتھ دنیا میں پیش کرنا اس کی زندگی کا منصد ہے۔ اس آسمان والے شخص سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک لاکھ آدمی طلب فرماتے ہیں۔ مگر وہ پانچ ہزار دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس کا آسمان کی طرف دکھایا جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ پانچہزار آدمی آسمان کی طرف سے آئیں گے۔ یعنی اس موقعہ پر پانچہزار ملائکۃ اللہ خدمت احمدیت کے لئے مامور کئے جائیں گے۔ پس وہ منصور جو آسمان کی طرف دکھایا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی پیشگوئیوں کو مدنظر رکھ کر اس وقت ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور پانچہزار ملائکہ کی فوج سے تائید یافتہ ہیں۔

آسمانی فرشتوں کا نزول

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں۔ کہ آسمانی فرشتوں کی پانچہزار کی فوج وہ انتہائی فورس ہوتی ہے جو کسی روحانی انسان کی تائید کے لئے اس وقت مقرر کی جاتی ہے، جب دشمنوں کی طرف سے اس پر اچانک حملہ ہو۔ چونکہ یہ محض آسمانی نصرت ہوتی ہے، اور زمینی اسباب کا اس میں قطعاً کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ان ملائکہ سے تائید یافتہ انسان آسمان پر منصور قرار پائے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران رکوع ۱۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین۔ یعنی اگر دشمن اچانک حملہ کر دے۔ تو پھر خدا تعالیٰ پانچہزار فرشتوں کے ساتھ جو آسمان سے نازل ہونے والے ہوں گے تمہاری مدد کرے گا۔ پس آیت محولہ بالا کو مدنظر رکھ کر اس کشف کی تعبیر بالکل صاف ہے۔ کہ اس کشف میں پانچہزار سپاہی سے مراد پانچ ہزار ملائکہ کی فوج ہے۔ جو دشمن کے اچانک حملہ کے وقت کام آتی ہے۔

غیر مبائعین آج کل بڑے زور و شور سے اپنی جماعت کی مردم شماری کر رہے ہیں۔ اور لسٹیں تیار ہو رہی ہیں۔ مگر ابھی تک یہ تعداد بھی پوری نہیں ہو سکی۔ حالانکہ کئی ماہ سے اس کے لئے جد و جہد ہو رہی ہے۔ چنانچہ اخبار پیغام صلح ۱۱ مارچ کے لیڈنگ آرٹیکل میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا ہے، کہ "پانچہزار سپاہی کی ضروری تحریک کئی ماہ سے احباب کے سامنے ہے۔ اور ابھی تک تشنہ تکمیل ہے"۔

کیا غیر مبائعین حضرت مسیح موعودؑ کے سپاہی کہلا سکتے ہیں

بہرحال غیر مبائعین کا یہ خیال ہے۔ کہ پانچ ہزار سپاہیوں سے مراد ان کی جماعت کے افراد ہیں۔ جو ان کے خیال میں پانچہزار ہوں گے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ وہ پانچ ہزار

سے کم ہیں یا زیادہ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ آیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے سپاہی کہلانے کے مستحق بھی ہیں یا نہیں۔ اس امر کو سامنے رکھ کر اگر کوئی شخص غیر مبایعین کے طریق کار کو ملحوظ رکھے۔ تو صاف تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ غیر مبایعین ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانباز اور جری سپاہی قرار نہیں پا سکتے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت ہے۔ اور آپ کو بھی رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور ہر مسلمان پر آپ کو قبول کرنا واجب ٹھہرایا گیا ہے۔ جیسا کہ خود منصور والی زیر بحث حدیث کے الفاظ وجب علیٰ کل مومن نصرہ او قال اجابتہ اس پر دال ہیں۔ مگر غیر مبایعین غیر ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر خیر کے پیش کرنے کو اپنی سنہری اور روپہلی اغراض کے ماتحت سم قاتل قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے نائب صدر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۱ جنوری ۳۵ء میں نہایت صفائی سے اپنی سپاہیانہ شان کا "مغرب میں ہمارا پیغام کیا ہے" کے عنوان کے ماتحت یوں مظاہرہ کرتے ہیں۔ سب کو علم ہے کہ دوکنگ مشن کی ابتدا سے ہی غیر فرقی پالیسی رہی ہے۔ کہ ہم یورپ میں فرقوں کی بحث کو تبلیغ اسلام کے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں۔ پھر آگے چلکر نہایت صفائی سے لکھ دیتے ہیں۔ "جرمن مسلم مشن اور آسٹریا میں مشن اور دوسرے ہمارے جسقدر یورپ میں مشن ہیں۔ سب اسی ایک پالیسی پر ہیں۔ اور یہی پالیسی انشاء اللہ سپین مشن کی ہوگی۔" یہ ہے لوائے احمدیت کے علمبردار ہونے کے مدعیان کی پالیسی۔ کیا حضرت مسیح موعود کو آسمانی منصور کی طرف سے ایسے ہی سپاہی ملنے چاہیئے تھے۔ جو آپ کے الہامات اور خدا کے زندہ نشانات کی تبلیغ کو جو آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئے سم قاتل قرار دیں۔ خدا تو ان نشانات کو تریاق کی صورت میں اتارے۔ مگر یہ لوگ جو سپاہی کہلانے کے مدعی ہیں۔ اسقدر بزدل گروہ کے مالک ہوں۔ کہ ان کا ذکر تک کرنا اپنے لئے مہلک سمجھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر احمدیت کی تبلیغ کوئی ایسی فرقہ وارانہ تبلیغ ہے۔ جو یورپ کے لئے سم قاتل ہے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو صرف ہندوستان کے لئے ہی خدا نے محدود رکھا تھا؟ اگر ساری دنیا کے لئے آپ کی بعثت مسلم ہے۔ تو پھر اس پانی سے جو آسمان پر سے عین وقت پر آیا۔ یورپ کے پیاسوں کو کیوں محروم رکھا جا رہا ہے۔ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نورانی نشانوں کو ظلمت کی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے۔ کیا یہ خدمت ہے۔ جو خادمانہ ارادہ رکھنے کا نام پا سکتی ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی خواہش تھی۔ کہ میرا نام یورپ و دیگر ممالک میں پیش نہ ہو۔ میرا وجود صرف ہندوستان میں ہی پیش کیا جایا کرے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے۔ جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵)

پس جس خدا کے فرستادہ کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اس کو دنیا میں پیش نہ کرنے کی پالیسی اختیار کر لینا ان امتوں پر ایک ظلم عظیم ہے۔ پس غیر مبایعین کو ان امتوں کو اپنی خطرناک پالیسی کے ذریعہ زیادہ دیر انتظار میں رکھنے کے جرم کی پاداش سے خوف کھانا چاہیئے۔

خطرناک پالیسی

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غیر مبایعین کی یہ خطرناک پالیسی ہرگز انہیں مسیح موعود کا سپاہی کہلانے کی مستحق نہیں ٹھہراتی۔ اور نہ ہی ان کے امیر صاحب منصور کہلانے کے مستحق ہیں۔ جو غیروں کے آگے دست سوال دراز کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا کے سامنے پیش نہ کرنے کی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ پس اس کشف میں منصور کے مصداق ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت چونکہ جماعت احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے اچانک حملہ ہوا ہے۔ اس لئے بموجب نص قرآن مجید پانچہزار ملائکہ کی فوج کو حضور کی تائید و نصرت کے لئے مامور فرمایا گیا ہے۔ (باقی)

خاکسار۔ عبد الرزاق بار ایٹ لاء لائل پور

انسپکٹر بیت المال کا تقرر

مکرمی مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو علاقہ بہار کے لئے انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ مہربانی فرما کر علاقہ کے احباب ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

قطع تعلق کا اعلان

چودھری غلام قادر صاحب اور چودھری محمد الدین صاحب ساکنان چک ۱۰۳/۱۷ ضلع سرگودھا نے چونکہ الیکشن کے موقعہ پر سلسلہ کے نظام کا احترام نہیں کیا۔ اس لئے ان ہر دو اصحاب سے قطع تعلق کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جبتک انکو معافی نہ ملے کوئی احمدی ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ ناظر امور عامہ قادیان

خلافت اور جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیش فرمودہ سکیم میں منظم کرتے ہوئے بطور تمہید شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے خلافت کی اہمیت اور خلیفہ کے ساتھ جماعت کے تعلقات کی نوعیت واضح کرنے کے لئے حسب ذیل اشعار لکھے ہیں۔ یہ مکمل نظم تین روپیہ سیکڑہ کے حساب مل سکتی ہے ایک کاپی کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ (ایڈیٹر)

خدا ضائع نہیں کرتا کبھی اپنی جماعت کو
تباہی سے بچاتا ہے ہمیشہ وہ صداقت کو

یہ وعدہ ہے خدا کا مومنوں سے اور بشارت ہے
حفاظت کے لئے ہم نے مقرر کی خلافت ہے

فدائی جان و دل سے گر رہو شمع خلافت کے
یقیناً ہوں گے ہم ضامن تمہاری ہر حفاظت کے

رکھے پیش نظر ہر احمدی حکم خداوندی
سعادت ہے یہی دارین کی یہ ہی خردمندی

خلافت سے عقیدت میں کمی ہرگز نہ آنے دو
اگر جاتی ہو جاں اس راہ میں تو اس کو جانے دو

کوئی چون و چرا حکم خلیفہ میں نہیں جائز
یہی نکتہ کرے گا دین و دنیا میں تمہیں فائز

خلیفہ حکم دے تو شوق سے تم آگ میں کود و
مسرت سے سمندر میں اگر ہو حکم جا ڈوبو

چلو تم دھار پر تلوار کی گر وہ یہ فرمائے
اگر ایمان ہے دل میں تو ابرو پر نہ بل آئے

اگر دے حکم تو چپ چاپ مار اور گالیاں کھاؤ
اشارہ ہو تو بڑھ کر تختۂ سولی پہ چڑھ جاؤ

کرو قربان ہر اک پیار کو تم اس پیارے پر
نچھاور کر دو ہر اک چیز کو ادنیٰ اشارے پر

غرض سمجھو نجاتِ اخروی اس کی اطاعت میں
نہاں سمجھو خدا کا حکم انکی ہر ہدایت میں

ہمارے چار سو گو آج ظلمت اور اندھیرا ہے
اگرچہ دشمنوں نے ہر طرف سے ہم کو گھیرا ہے

خلافت سے رہے لیکن اگر ہم یونہی وابستہ
مثالِ دانۂ تسبیح اک رشتہ میں پیوستہ

نفاق و اختلاف و بغض و کینہ سب سے برگشتہ
خلیفہ کی اطاعت کے لئے ہر آں کمربستہ

یقیں جانو ہمارے واسطے پھر کامیابی ہے
عدو کے واسطے دونوں جہانوں میں خرابی ہے

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

ڈنگہ

مورخہ ۱۰ مارچ قریباً سارا دن احباب نے اپنے اپنے حلقہ میں پوری تن دہی سے غیر مسلم اصحاب کو تبلیغ کی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ خاکسار احمد الدین۔

دھلی

۱۰ مارچ کو انجمن احمدیہ دھلی نے یوم التبلیغ بفضلہ تعالےٰ کامیابی کے ساتھ منایا۔ شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے احباب جماعت کے گروپ بنا دیئے گئے تھے۔ ہر گروپ نے اپنے اپنے حلقہ میں کام کیا۔ ایک اشتہار "عرب کا اوتار اور ہندو دھرم" کے عنوان سے ۲۰۰۰ کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا۔ جو کہ اچھی طرح سے تقسیم کیا گیا۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت توجہ اور شوق سے سُنا۔ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج پیدا کرے۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ۔

لاہور میں مستورات کی تبلیغی کوششیں

۱۰ مارچ ۳۵ء کو ہمارا تبلیغی وفد مستورات مشتمل بر (۱) جناب بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد شریف صاحب S.D.O محکمہ کینال (۲) اہلیہ خاکسار عبد الرحیم مالک دواخانہ فیض عام پورانی انارکلی۔ (۳) اہلیہ صاحبہ مستری محمد حسین صاحب سائیکل مرچنٹ نیلا گنبد ہندو و عیسائی معزز مستورات حلقہ پورانی انارکلی لاہور میں تبلیغ کیلئے گیا۔

اول کپورتھلہ ہاؤس میں بعض ہندو و عیسائی معزز مستورات کو تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے اس کے بعد نسبت روڈ پر ایک معزز سکھ کے ہاں گئے۔ انکی لڑکیوں نے خوب عزت سے بٹھلایا۔ ٹریکٹ بڑے شکریہ سے لئے۔ اور کچھ کھانیکو بار بار اصرار کیا۔ اور پھر بھی آنے پر زور دیا۔

وہاں سے رائے بہادر سر گنگا رام کے گھر گئیں۔ تبلیغ کی ٹریکٹ دیئے جو انہوں نے بڑی خوشی سے لئے۔ اور پڑھنے کا اقرار کیا۔ اور کہا۔ کہ امید ہے۔ آپ اسی طرح یاد رکھیں گے۔ اور ضرور آیا کرینگے۔

مکرمہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب قاضی محمد شریف صاحب کی سعی احمدی خواتین کے لئے قابل رشک ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خاکسار عبد الرحیم۔ لاہور۔

لاہور

۱۰ مارچ لاہور میں یوم التبلیغ بڑی شان سے منایا گیا۔ حلقہ جات لاہور کے سیکرٹریان تبلیغ نے بڑی محنت سے پہلے سے ہی تیاری کر رکھی تھی۔ ہر حلقہ کو چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔ دو دو تین تین احباب کے وفود تیار کئے گئے۔ جو مقررہ علاقوں میں صبح سے شام تک فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں کوشاں رہے غیر مسلم حضرات کا سلوک عام طور پر قابل تعریف تھا سلسلہ عالیہ کی باتوں کو دلچسپی سے سُنا گیا۔ اور انہوں نے مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ کم و بیش ایک ہزار اشخاص کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور۔

لاہور چھاؤنی

۱۰ مارچ لاہور چھاؤنی میں یوم التبلیغ خاص اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ چند یوم پیشتر دو۔ دو احباب کی پارٹیاں بنا دی گئیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے حلقہ میں زبانی تبلیغ کی۔ اور ۳۰۰ کے قریب اردو۔ انگریزی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زیر تبلیغ لوگوں میں ہندو سکھ۔ عیسائی اور ہر طبقہ کے تعلیم یافتہ اشخاص تھے۔ تبلیغ میں عورتوں اور بچوں نے بھی حصہ لیا۔ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی۔

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ۹ مارچ شام ہی سے احباب کے حلقے تبلیغ کے لئے مقرر کر دیئے۔ ۱۰ مارچ کے دن احباب اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کے لئے چلے گئے۔ شہر کے بازاروں گرجوں۔ دہرمسالوں۔ گوردواروں غرضیکہ ہر مقام پر پیغام حق پہنچایا گیا۔ تبلیغی وفود مضافات میں بھی روانہ کئے گئے۔ سوا تین ہزار مختلف قسم کے اردو۔ گورمکھی ٹریکٹ تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے گئے۔ خواتین جماعت نے غیر مسلم مستورات میں تبلیغ کے فریضہ کو ادا کیا۔ تبلیغ کا خاص طور پر اثر ہوا۔ لوگ شوق اور توجہ سے سنتے اور ٹریکٹوں کو پڑھتے رہے بعض مقامات پر سوال و جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ خاکسار نذیر احمد سیکرٹری سیالکوٹ۔

ڈیرہ غازیخاں

۱۰ مارچ کو شہر ڈیرہ غازیخاں میں شاندار طریق پر یوم التبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت کو آٹھ وفود میں منقسم کیا گیا۔ ہر وفد نے اپنے اپنے مقررہ حلقہ میں سرکاری افسران۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ نیز اچھوت اقوام میں نہایت اخلاص اور استقلال کے ساتھ تبلیغ کی۔ تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار محمد افضل

کریام

یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعت کے وفود تمام نواحی دیہات میں تبلیغ کے لئے پھیل گئے۔ بعض دیہات میں تقاریر بھی ہوئیں۔ عام طور پر فرداً فرداً ہندوؤں سکھوں اور سادھوؤں کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ اسلام کی خوبیاں سنائی گئیں۔ اور مختلف ٹریکٹ اردو۔ گورمکھی تقسیم کئے گئے۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا (خاکسار محمد علی۔ کریام)

لہڑی ضلع جہلم

گاؤں میں پوری تندہی سے پیغام حق پہونچایا گیا۔ لوگ شوق سے سنتے رہے۔ خاکسار محمد صادق۔

منٹگمری

۱۰ مارچ کو صبح مسجد احمدیہ میں دوست جمع ہوئے۔ اور ایک لمبی دعا کے بعد تبلیغ کے لئے کئی پارٹیوں میں پھیل گئے۔ اور تمام دن خوب تبلیغ کرتے رہے۔ علاوہ زبانی تبلیغ کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اور اس طرح سے ضلع کی تمام پبلک کو جو میلہ منڈی مویشیاں پر آئی ہوئی تھی پیغام حق پہونچایا گیا۔ دوستوں نے بڑے جوش سے کام کیا۔ خاکسار غلام حسین۔

سنور

جماعت احمدیہ نے ۱۰ مارچ کو یوم التبلیغ منایا۔ ہر ایک احمدی نے غیر مسلموں کو پیغام حق سُنایا۔ تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(محمد تقی)

شاہدرہ

۱۰ مارچ غیر مسلم احباب میں زبانی تبلیغ کے علاوہ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب لوگوں نے شوق سے سُنا۔ خاکسار اللہ دین۔

بنگہ

۱۰ مارچ۔ یوم التبلیغ شان سے منایا گیا۔ احباب نے فرداً فرداً قصبہ اور اس کے ملحقہ دیہات میں معزز غیر مسلموں کو تمام دن خوب تبلیغ کی۔ باوجود احرار کی شرارتوں کے تمام غیر مسلم احباب نے ہماری باتوں کو گہری دلچسپی اور شوق سے سُنا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مفسدوں کو نامراد رکھا۔ خاکسار فضل دین جگہ۔

میرپور سندھ

۱۰ مارچ غیر مسلم احباب میں خوب تبلیغ کی گئی۔ کثرت سے سندھی اور انگریزی زبان میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ غیر مسلم خواتین میں بھی خوب تبلیغ کی گئی۔ جن پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار غلام حیدر۔

لنڈی کوتل

یوم التبلیغ کو کیمپ لنڈی کوتل کے غیر مسلموں میں خوب تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جن کا خاص اثر ہوا۔ خاکسار شمس الدین۔

اٹھوال

۱۰ مارچ یوم التبلیغ منایا گیا۔ جماعت کے احباب کے وفود نواحی دیہات میں گئے۔ اور سکھوں اور عیسائیوں میں تبلیغ کی

نمبر	نام	مقام
۶۸۶	پیر قطب شاہ صاحب	کشمیر
۶۸۷	بختہ بٹ صاحب	"
۶۸۸	رستم بٹ صاحب	"
۶۸۹	ولی داد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۹۰	سردار خان صاحب	" "
۶۹۱	غلام رسول صاحب	" "
۶۹۲	محمد یوسف صاحب	" شیخوپورہ
۶۹۳	محمد حسین صاحب	لائل پور
۶۹۴	سیدن علی صاحب	چنبہ
۶۹۵	غلام حیدر صاحب	باغبانپورہ
۶۹۶	اللہ داد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۹۷	سید علی شاہ صاحب	چنبہ
۶۹۸	اللہ دتا صاحب	ضلع گجرات
۶۹۹	شیر محمد صاحب	" شیخوپورہ
۷۰۰	غلام احمد صاحب	" "
۷۰۱	میاں عیسیٰ صاحب	" "
۷۰۲	عمر الدین صاحب	" گورداسپور
۷۰۳	جھنڈا صاحب	" "
۷۰۴	نعمت بی بی صاحبہ	" "
۷۰۵	عائشہ صاحبہ	" "
۷۰۶	نواب بی بی صاحبہ	" "
۷۰۷	بشیر احمد صاحب	" لائل پور
۷۰۸	امۃ العزیز صاحب	" "
۷۰۹	لعل خان صاحب	" گورداسپور
۷۱۰	سیٹھ صالح محمد صاحب	کراچی
۷۱۱	رمضان بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۷۱۲	مہر دین صاحب	" "
۷۱۳	دولت بی بی صاحب	" "
۷۱۴	محمد صادق صاحب	" "
۷۱۵	سید عبدالکریم صاحب	ریاست جیپور
۷۱۶	عبدالرحیم صاحب	ضلع ٹپرہ بنگال
۷۱۷	دلوارا خاتون صاحبہ	جیپور "
۷۱۸	آمنہ خاتون صاحبہ	" "
۷۱۹	عبدالعزیز صاحب	"
۷۲۰	عبدالواحد صاحب	"
۷۲۱	مکسیہ لشکر	" "
۷۲۲	الیپ لشکر	" "
۷۲۳	البیر بسواس	" "
۷۲۴	عبدالواحد	" "
۷۲۵	مقبول بواس صاحب	بنگال
۷۲۶	اہلیہ صاحبہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب	ضلع ہزارہ
۷۲۷	سکینہ بیگم صاحبہ	" "
۷۲۸	جمیلہ بیگم صاحبہ	" "
۷۲۹	غلام محمد صاحب	" لائل پور
۷۳۰	فتح محمد صاحب	" "
۷۳۱	اللہ دتا صاحب	" "
۷۳۲	قائم الدین صاحب	" گجرات
۷۳۳	عبدالعزیز صاحب	ضلع جہلم
۷۳۴	پیر قطب الدین صاحب	" جالندھر
۷۳۵	مختار بٹ صاحب	کشمیر
۷۳۶	رستم بٹ صاحب	"
۷۳۷	صوبہ صاحب	سندھ
۷۳۸	سلطان صاحب	ضلع گجرات
۷۳۹	کرم بی بی صاحبہ	" "
۷۴۰	عطا محمد صاحب	" "
۷۴۱	نذیر حسین صاحب	ضلع گجرات
۷۴۲	صدیق احمد صاحب	حیدرآباد سندھ
۷۴۳	محمد شفیع صاحب	علی پور
۷۴۴	صوبے خان صاحب	ریاست بہاولپور
۷۴۵	مہتاب بیگم صاحبہ	نیروبی
۷۴۶	مہراں بی بی صاحبہ	حیدرآباد سندھ
۷۴۷	محمد موسیٰ صاحب	بنگال
۷۴۸	محمد یوسف صاحب	"
۷۴۹	جمیلہ خاتون صاحبہ	"
۷۵۰	علی حسین صاحب	"
۷۵۱	ٹی ایم فاطمہ صاحبہ	مالابار
۷۵۲	آمنہ صاحبہ	"
۷۵۳	عبدالرحمٰن صاحب	"
۷۵۴	کے۔پی عبداللہ صاحب	"
۷۵۵	شیخ مسعود بسواس صاحب	بنگال
۷۵۶	سمین الدین صاحب	"
۷۵۷	محمد علی صاحب	"
۷۵۸	عبدالحکیم صاحب	سرگودھا
۷۵۹	محمد شفیع صاحب	ضلع ہوشیارپور
۷۶۰	حسین خان صاحب	" گورداسپور
۷۶۱	رمضان صاحب	" "
۷۶۲	امام الدین صاحب	" "
۷۶۳	شیخ محمد شریف صاحب	" "
۷۶۴	مرزا نیاز احمد صاحب	" "
۷۶۵	زبیدہ صاحبہ	ضلع جھنگ
۷۶۶	احمد میر صاحب	کشمیر
۷۶۷	قادر صاحب	"
۷۶۸	محمد صادق صاحب	ضلع گونڈہ
۷۶۹	کرم الٰہی صاحب	لاہور
۷۷۰	محمد نصیر صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۷۱	ہیرو صاحب	" "
۷۷۲	عبدالحق صاحب	پھوٹہ
۷۷۳	اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۷۴	ننھے خان صاحب	" "
۷۷۵	نور محمد صاحب	کشمیر
۷۷۶	نور احمد خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۷۷۷	غلام احمد صاحب	" "
۷۷۸	محمد حسین صاحب	" "
۷۷۹	محمد خان صاحب	" "

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ

خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت و راستبازی معلوم کرنے کا ایک معیار یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ یعنی وہ باوجود کمزور اور ناطاقت ہونے کے۔ باوجود دشمنوں کی مخالفت اور شدید معاندت کے۔ باوجود ہر قسم کی اذیتوں اور تکلیفوں کے دنیا پر غالب آتے اور اس مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں جس کے لئے کھڑے کیے جاتے ہیں۔ سید المرسلین امام الطیبین فخر الاولین والاخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی آواز بلند کی۔ تو دنیا آپ کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ مگر آخر کیا ہوا۔ یہی کہ بت پرستی دنیا سے مٹ گئی۔ وحدانیت قائم ہو گئی۔ اور سعید الفطرت انسان آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے۔ موجودہ زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اصلاح عالم کے لئے مبعوث ہوئے تو دنیا کے ہر طبقہ نے آپ کی مخالفت کی۔ علماء نے اپنے علمی تبحر سے۔ صوفیا نے اپنے اثر و اقتدار سے۔ امراء نے اپنے مال و دولت سے اور عوام الناس نے وحشت اور بربریت کے مظاہروں سے چاہا کہ آپ کو مٹا دیں اور آپ کی آواز بند کر دیں۔ مگر جو کچھ ہوا۔ اور جو ہو رہا ہے۔ وہ ہر صاحب بصیرت دیکھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤنگا سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا۔ بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ تحریر فرمایا۔ اس وقت تین لاکھ انسان شجر احمدیت کے نیچے آرام پا رہے تھے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور ہر روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے جیسا کہ اسی صفحہ کی فہرست سے ظاہر ہے۔

وصیّتیں

نمبر ۴۲۸۳ ۔ منکہ عبدالعزیز ولد چودہری مولاداد قوم جٹ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن ٹھروہ ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ ۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ عـ۲۰ـہ روپیہ ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:۔

العبد۔ عبدالعزیز پٹواری پسر مولاداد ساکن ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقلم خود ۲۸ ۱۲/۳۴۔ گواہ شد۔ اسمٰعیل ولد رحیم بخش ساکن اوجلہ متصل گورداسپور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد برکت ولد روڈا جٹ ساکن کپوریہ تحصیل پسرور نشان انگوٹھا

نمبر ۴۲۹۶۔ منکہ غلام محمدؐ ولد میراں بخش قوم جٹ گھڑیال عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن جھنگی شاہ بخت جمال ڈاک خانہ دھرم کوٹ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اول۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان خام واقعہ موضع مذکور قیمت اندازہً مبلغ للعـ۱۵۰ـہ روپے ہے۔ اور نقدی مبلغ سـ۶ـہ روپے ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ نقد روپیہ کا حصہ وصیت عنقریب داخل خزانہ کردوں گا۔ میرا گزارہ جائداد پر نہیں۔ بلکہ دستکاری پر ہے۔ جس کی اوسط آمدنی قریباً مبلغ عـ۱۵ـہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری آمدنی معین نہیں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں گا۔ تو اس قدر رقم اصل قیمت سے منہا بھی جائے گی۔

العبد۔ غلام محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد حسین ڈاکٹر پنشنر متصل نور ہسپتال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد بدرالدین ولد چودہری جیون ذات گوجر ساکن عالمہ نھانہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور:۔

نمبر ۴۲۹۷۔ منکہ محمد اکمل ولد حافظ محمد حسین صاحب قوم قریشی ساکن قادیان ڈاک خانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ہماری موجودہ جائداد واقعہ قادیان وغیرہ قیمتی چھ ہزار پانچ سو دس روپیہ کی ہے۔ اس میں ہم تین بھائی شریک ہیں۔ اور اس میں میرا تیسرا حصہ قیمتی ۲۱۷۰ روپیہ کا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت کل جتنی جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور آئندہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ میں دیتا رہوں گا۔ اس وقت ہماری تین بھائیوں کی ماہوار آمدنی مختلف ذرائع سے ۲۱ روپیہ ماہوار کے قریب ہے۔ اس میں سے میرا حصہ سات روپیہ ماہوار ہے۔ سو میں اس کا دسواں حصہ ہمیشہ انشاء اللہ تعالےٰ ادا کرتا رہوں گا۔ کاتب الحروف محمد احسن قریشی ۷ ۲/۳۵

العبد۔ محمد اکمل ولد حافظ محمد حسین صاحب قریشی قادیان بقلم خود ۷ ۲/۳۵ گواہ شد محمد احسن قریشی برادر کلاں اکمل قادیان گواہ شد۔ محمد افضل قریشی برادر کلاں اکمل قادیان ۷ ۲/۳۵

نمبر ۴۲۸۲۔ منکہ مرزا معظم بیگ ولد مرزا جمیل بیگ قوم مغل عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دھرم سالہ ڈاک خانہ خاص تحصیل وضلع کانگڑہ حال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت آمد ماہوار مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد اس وقت موجود نہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہوار تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے فوت ہونے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائداد یا کوئی حصہ جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد میرے متروکہ سے منہا کردی جائے گی: فقط تحریر ۹ جنوری ۳۵ء

العبد۔ مرزا معظم بیگ بقلم خود۔ حال کلرک ڈپٹی پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر گلگت ایجنسی۔ علاقہ کشمیر۔ گواہ شد کظیم الرحمٰن کارکن بیت المال ۹ ۱/۳۵ گواہ شد عبدالرحیم ہیڈ کلرک بیت المال قادیان ۹ ۱/۳۵

نمبر ۴۲۹۸ منکہ غلام محمد ولد ساون قوم جٹ گھمن نقیب انجمن احمدیہ سیالکوٹ عمر قریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

اسباب دوکان کتب وغیرہ مالیتی قریباً ۵۰ روپیہ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ دوکان کی آمد تو صرف قریب ۲ روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ عہدہ نقیب کی تنخواہ میری ۱۸ روپیہ ماہوار ہے۔ اس طرح کل آمد ماہوار قریب ۲۰ روپیہ کی ہوتی ہے۔ میں ماہوار ۲ روپیہ بطور وصیت حصہ آمد یعنی دسواں حصہ آمدنی ماہوار کا ادا کرتا رہوں گا۔ یعنی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان تازیست کردیا کروں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط

العبد۔ غلام محمدؐ ولد ساون قوم جٹ شہر سیالکوٹ
گواہ شد۔ احمدالدین ولد عیدا قوم بھٹی محافظ دفتر انجمن احمدیہ سیالکوٹ موصی نمبر ۳۸۴۲ بقلم خود
گواہ شد۔ جان محمد امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۲۶ ۱/۳۵
گواہ شد۔ مستری محمد عبداللہ پسر میاں غلام محمد صاحب احمدی سیالکوٹ:
گواہ شد۔ فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور محرر ڈسٹرکٹ بورڈ شہر سیالکوٹ

نمبر ۴۲۹۹۔ منکہ ڈاکٹر محمد الدین ولد نبی بخش قوم شیخ عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اسلام آباد بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری فی الحال کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:۔

العبد۔ ڈاکٹر محمد الدین بقلم خود سکرٹری تعلیم و تربیت شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد غلام محمدؐ ولد ساون قوم جٹ گھمن شہر سیالکوٹ بقلم خود۔ گواہ شد۔ خان محمدؐ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ گواہ شد فضل احمد ولد نواب خان سکنہ تلونڈی عنایت خان۔ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ

بسم اللہ مجرب ہے — رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھر انے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نورالدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی
قادیان پنجاب

شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم۔ لائل پور کو

اعلان

کمپنی ہذا کی طرف سے فروخت حصص کیلئے متقرر کیا گیا ہے اس لئے جہاں جہاں وہ جائیں دوست ان کے ساتھ تعاون فرما کر حصص کی فروخت میں ممد ہوں۔ دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ایک پرائیویٹ ٹیلی فون لگا ہوا ہے۔ جس کی نگرانی اور وقتاً فوقتاً درستی کے لئے کسی صاحب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست جو لائن مین کا کام کرتے رہے ہوں۔ یا ٹیلی فون کے کام سے واقف ہوں۔ اور اب فارغ ہوں۔ تو وہ جلد امور عامہ میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

امیر المومنین کا ارشاد

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء حضور فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر اس بات کا عہد کریں۔ کہ وہ اپنا سارا زور لگا دینگے۔ روپوں کا کام پیسوں میں ہو۔۔۔۔ جماعت کے لوگ یہ کوشش کریں کہ اپنے طبیبوں سے ہی علاج کرائیں گے۔ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔۔۔۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔" ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفایہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں اور سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ کڑوی کسیلی دواؤں اور انجکشن کے برے اثرات اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوتے ہیں۔ علاج اور پیٹنٹ ادویہ کے بجائے ہومیوپیتھک علاج کیجئے۔

ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھک سٹور ڈاکٹرم میونارڈ

تریاق معدہ و جگر

بفضلہٖ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے ضعف جگر۔ حبس۔ کمی خون۔ دل دھڑکن۔ جلن۔ ہاتھ و پاؤں۔ یرقان۔ عظم الاطحال (تاپ تلی) جلن سینہ ضعف معدہ۔ ضعف عام کے لئے اکسیری مرکب ہے۔ ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ خون کی تار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ لیکن گرمیوں میں مریض کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں (خواہ گرمی ہو یا سردی) یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد شریف عمر والہ ڈاکخانہ سٹھیالی براستہ بٹالہ

THE STAR HOSIERY LTD. QADIAN.

مزید مشینیں آ رہی ہیں

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ جو دوست اس انتظار میں تھے۔ کہ کارخانہ کے اجرا کے بعد کمپنی کے حصص خریدینگے۔ ان کے لئے اب موقع ہے۔ کیونکہ کام کو وسیع کرنے کی غرض سے اور مشینری منگوائی جا رہی ہے۔ اور حصص قابل فروخت موجود ہیں۔

فارم درخواست خرید حصص و پراسپکٹس وغیرہ دفتر سے طلب کریں۔ جنرل مینیجر

خطبات محمود

پر

ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم کا ریویو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کو منشی محمد شفیع صاحب مالک نور اینڈ کمپنی کٹڑہ جھیل سنگھ امرتسر نے شائع کرنیکا اہتمام کیا ہے حضور کے خطبات میں جو نور ہے وہ کسی احمدی دوست سے پوشیدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضور کے ہاتھ میں اس جماعت کی باگ ڈور اسوقت دی۔ جبکہ جماعت کو ایک خطرناک دھکا لگا تھا۔ حضور نے اس کمزور جماعت کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھڑا کیا۔ بلکہ اسے ایک مستحکم چٹان کی طرح بنا دیا۔ جماعت کی اصلاح اور ترقی کیلئے حضور نے جو خطبے فرمائے وہ اسوقت تک صرف اخبارات تک محدود تھے۔ الحمد للہ کہ اب منشی صاحب نے انکو جمع کر دینے کا عزم کر لیا ہے۔ جس کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے قیمت صرف دس آنے ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ کثرت سے خرید کر منشی صاحب کی حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے۔

خطبات محمود منشی صاحب سے امرتسر سے مندرجہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے۔ منشی محمد شفیع مالک نور اینڈ کمپنی کٹڑہ جھیل سنگھ امرتسر

بہترین چھپائی

ہماری معرفت ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام بارعایت ہو سکتا ہے۔ اور کام بروقت تیار کر کے بھیجا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔

محمد شفیع احمدی کاتب کٹڑہ جھیل سنگھ امرتسر

ضروری خبریں

دہلی ۲۷ مارچ - آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانفرنس کا آئندہ اجلاس حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کے زیر صدارت ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو دہلی میں منعقد کیا جائے۔

نئی دہلی ۲۶ مارچ - اسمبلی کے مسلم ارکان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ ہائلہ کی تحقیقات کے لئے حکومت نے کوئی غیر جانبدار پبلک کمیٹی مقرر نہ کی تو ایک غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی جو مسلم اور غیر مسلم ارکان پر مشتمل ہوگی بنائی جائے گی۔ تاکہ وہ موقع پر پہنچ کر شہادت لے سکے۔ اور پبلک اور حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ مسٹر اے کے فضل حق نے اس موضوع پر اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ اسمبلی میں ہوم ممبر نے کہا تھا۔ ارکانِ اسمبلی کے متعلق خفیہ رپورٹیں حاصل کی جاتی ہیں۔ مگر وہ رپورٹیں ارکانِ اسمبلی کو دکھائی نہیں جاسکتیں۔

شنگھائی ۲۶ مارچ - دریائے یانگسی سے لے کر دریائے ہونن تک کے علاقوں میں تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ آدمی قحط کی وجہ بھوک کے مر رہے ہیں۔ ایک غیر ملکی محقق کی تحقیقات کے مطابق فاقہ کشی سے یہ اموات سال گذشتہ کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ ناگکن میں اس وقت بارہ ہزار آدمی خیرات پر گذارہ کر رہے ہیں۔

احمد آباد ۲۷ مارچ - بورساد اور اس کے گردو نواح میں پلیگ نہایت زور سے پھیل رہی ہے۔

روما ۲۵ مارچ اٹلی اور ابے سینیا کی فوجوں میں مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ ابے سینیا کی فوج کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ لاشوں کو میدان میں چھوڑ کر حبشہ کی فوجیں پسپا ہوگئیں۔

کلکتہ ۲۷ مارچ - سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ریزرو بنک ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو دس لاکھ سٹرلنگ کے ٹنڈر دوسرے بنکوں سے حاصل کرے گا۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ - موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب دو مخلوط کمیشن مقرر کئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک کا سرکردہ چین ہوگا۔ اور قبائل کے تنازعات رفع کرنے کا کام اس کے سپرد کیا جائے گا۔ دوسرا کمیشن ٹوچی خوست کی سرحد کے لئے مقرر ہوگا۔ کیونکہ حکومت افغانستان نے شکایت کی ہے۔ کہ بعض سرحدی قبائل افغانی علاقہ پر حملہ کرتے ہیں۔

الہ آباد ۲۷ مارچ - بنگال سی آئی ڈی کے زیر ہدایت مقامی پولیس نے تین بنگالیوں کے مکان پر چھاپہ مار کر انہیں گرفتار کر لیا۔ اور بعض کتابیں اور کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے۔ تلاشی کے دوران میں ایک بنگالی نے کاغذ کے چند ٹکڑوں کو نگلنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس کے سپاہیوں نے نہایت مستعدی سے ان کاغذات کو اس کے منہ سے نکال لیا۔

مالاکنڈ کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ فقیر آلنگر اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ ایک لشکر جمع کر کے دریائے سوات کے مشرقی علاقہ پر حملہ آور ہو۔ مگر ابھی تک کسی لشکر نے دریائے سوات کو عبور نہیں کیا۔ اطلاع مظہر ہے کہ بادشاہ گل نے جو حاجی ترنگ زئی کا لڑکا ہے فقیر آلنگر سے ذاتی طور پر شدید جھگڑا کیا جس کی وجہ سے فقیر آلنگر بہت پریشان ہے۔ کیونکہ مہمند میں بادشاہ گل کا اثر و رسوخ فقیر آلنگر سے بہت زیادہ ہے۔

سلور جوبلی کی تقریبات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ۲۷ مارچ اسمبلی میں ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ اس موقع پر غرباء کو خیرات دیں سکول کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے۔ اور پبلک اور پرائیویٹ عمارتوں پر چراغاں کریں۔ مرکزی حکومت کا اندازہ ہے۔ کہ اس دن ہندوستان بھر میں چراغاں کرنے کے سلسلہ میں قریباً ۲ لاکھ روپیہ صرف آئے گا۔

پشاور ۲۷ مارچ سرحدی کونسل میں مسٹر روز چیف انجینئر نے تقریر کرتے ہوئے پہاڑی سیلابوں کی بندش کے متعلق مشکلات کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ کوہاٹ میں بعض چھوٹے چھوٹے ٹھیکے دیئے جا چکے ہیں۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے بڑے بڑے کاموں کو شروع نہیں کیا جا سکتا۔ رکن مالیہ نے اپنے بیان میں ظاہر کیا۔ کہ حکومت چاہتی ہے ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور کوہاٹ وغیرہ میں آبپاشی کی بڑی بڑی سکیموں کو شروع کرے اور اس بارے میں حکومت ہند سے نامہ و پیام کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ علاقہ شہر دہلی کے میڈیکل آفسر کی سفارش پر چیف کمشنر دہلی نے فیصلہ کیا ہے کہ سول لائنز کے گردو نواح میں۔ جوار اور نیشکر اور تمام وہ فصلیں جو اڑھائی فٹ سے اونچی اور گنجان ہوتی ہوں کاشت نہ کی جائیں۔ اس لئے کہ ان کی کاشت نواحی علاقہ کے لئے سخت مضر ہے۔

لنڈن ۲۶ مارچ سر جان سائمن اور ہر ہٹلر کے مابین برلن میں چھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے برطانوی وزراء کو اس امر کا یقین دلایا۔ کہ جرمنی یورپ میں قیام امن کے لئے ہر قسم کی کوششوں میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر کی روش یہ ہے۔ کہ تمام طاقتیں اسلحہ بندی کا بالکل خاتمہ کر دیں۔ ورنہ اگر ایک طاقت بھی اپنے آپ کو مسلح کرے گی۔ تو جرمنی وسیع پیمانہ پر اسلحہ تیار کرے گا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ آل انڈیا مسلم لیگ کا چوبیس واں سالانہ اجلاس ۲۰ اور ۲۱ اپریل لاہور میں منعقد ہوگا۔ مسٹر ایم اے جناح کو پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔

گجرات ۲۸ مارچ ڈنگہ ریلوے سٹیشن کے نواحی علاقہ میں ۲۴ مارچ تک ختم ہونے والے ہفتہ میں طاعون کی بیماری میں ۱۱ اشخاص مبتلا ہوئے اور ۹ فوت ہوگئے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ گورنر جنرل نے فائنس بل میں سیٹھ گوبند داس کی پیش کردہ سکیم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ سول سکرٹریٹ اور بعض دوسرے دفاتر جو حکومت پنجاب کے ساتھ شملہ چلے جاتے ہیں۔ ۸ مئی کی سہ پہر کو لاہور میں بند ہو کر ۱۳ مئی کو شملہ میں کھلینگے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کے ایک لیکچرر نے یونیورسٹی کے خلاف ۲۴۰۰ روپیہ کا دعویٰ زیر دفعہ ۵ یونیورسٹی ایکٹ دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اس کے حق میں ہوگیا۔

میرٹھ ۲۵ مارچ ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ نے جوبلی کی تقریبات میں شرکت سے اس بناء پر انکار کر دیا ہے کہ ملک معظم کے ...

کولمبو ہوائی ڈاک کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جشن جوبلی کے لئے اگلے ہفتہ چالیس ہزار روپے کی زائد منظوری سٹیٹ کونسل سے لی جائے گی۔ اور یہ رقم سرکاری عمارتوں کی آرائش پر خرچ ہوگی۔

شنگھائی ۲۷ مارچ پچھلے چند ہفتوں میں ۰۰۰... کے قریب لوگ دریائے پیلو میں طغیانی کی وجہ سے غرق ہوئے اور بہت سا مال و اسباب تباہ ہوگیا ہے۔

مدراس ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ قانون میں وسط اپریل سے حکومت ایک جائنٹ سکرٹری کی اسامی پیدا کر رہی ہے۔ یہ سکرٹری آئندہ دستور اساسی میں حقوق رائے دہندگی کی توسیع کے متعلق کام کرے گا

نئی دہلی ۲۸ مارچ بھرتی بنگال کے متعلق گورنر جنرل نے رپورٹ پر دستخط کر دئے ہیں۔ سر جیمز گرگ نے اسمبلی میں ایوان کو یقین دلایا۔ کہ بیشتر اس کے کہ وزیر ہند اس کے متعلق کوئی فیصلہ صادر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی